روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل ۔ ۱۸ صفر ۱۴۱۳ھ، ۱۸ ظہور ۱۳۷۱ہش، ۱۸ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"سب سے بڑی بات تو دین ہے جس کو حاصل کر کے انسان حقیقی خوشحالی اور راحت کو حاصل کرتا ہے۔ دنیا کی زندگی تو بہر حال گذر ہی جاتی ہے ؎

شبِ تنور گذشت و شبِ سمور گذشت

یعنی راحت اور رنج دونوں گذر جاتے ہیں لیکن دین ایک ایسی چیز ہے کہ اس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ کو راضی کر لیتا ہے۔ یقیناً جانو کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک راضی نہیں ہوتا اور نہ کوئی شخص اس تک پہنچ سکتا ہے۔ جب تک (سیدھی راہ) پر نہ چلے۔ وہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی ذات صفات کو شناخت کرے اور ان راہوں اور ہدایتوں پر عملدرآمد کرے جو اس کی مرضی اور منشاء کے موافق ہیں۔ جب یہ ضروری بات ہے تو انسان کو چاہئے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور یہ کچھ مشکل امر نہیں۔ دیکھو انسان پانچ سات روپیہ کی خاطر جو دنیا کی ادنیٰ ترین خواہش ہے اپنا سر کٹا لیتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا خیال ہو اور اسے راضی کرنا چاہے تو کیا مشکل ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۶)

قول و فعل میں مطابقت کی ضرورت

"اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ موردِ غضبِ الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۸)

لقاء الٰہی کو محفوظ رکھنے کیلئے اپنی اولاد قربان کر دیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی)

"جب کسی قوم کو لقاء الٰہی نصیب ہو جائے تو اس کا دوسرا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کی قربانی کرے تاکہ خدا تعالیٰ کی لقاء دنیا سے مٹ نہ جائے۔ لقاء الٰہی ایک نہایت ہی قیمتی چیز ہے اور دنیا میں قیمتی چیزوں کے متعلق یہ دستور ہے کہ ان کی حفاظت کا زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جب تمہارے پاس کوئی اچھی چیز ہوتی ہے تو تم اس کے متعلق کیا کرتے ہو۔ تم یہی کرتے ہو کہ اس کو حفاظت سے رکھنے کے لئے برتن تیار کرتے ہو۔ جن لوگوں کے گھر گائے یا بھینس ہوتی ہے۔ ان کے متعلق بالعموم یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب بھینس بچہ جننے والی ہو تو وہ بچہ جننے سے پہلے ہی برتن تیار کرتے شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی برتن دودھ دوھنے کے لئے تیار کرتے ہیں۔ کوئی دودھ گرم کرنے کے لئے تیار کرتے ہیں۔ کوئی دودھ جمانے کے لئے تیار کرتے ہیں۔ کوئی لسی بنانے کے لئے تیار کرتے ہیں اور کوئی مکھن اور گھی رکھنے کے لئے تیار کرتے ہیں۔ تاکہ گائے یا بھینس جب دودھ دے تو اس وقت وقت پیش نہ آئے۔ اسی طرح اگر کسی کو لقاء الٰہی میسر آتی ہے تو اس کا بھی فرض ہوتا ہے کہ وہ لقاء الٰہی کو محفوظ رکھنے کے لئے برتن تیار کرے اور لقاء الٰہی کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ اولاد کی قربانی ہے۔ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے اپنی اولاد کی قربانی کرتا ہے تو وہ عرفان کا دودھ اپنی ایک نسل کے لئے محفوظ کر دیتا ہے اور جب اس کی نسل کو عرفان ملتا ہے۔ اور وہ بھی اپنی اولاد کی قربانی کرتی ہے تو عرفان کا دودھ اگلی نسل میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب تک لوگ اپنی اولاد کی قربانی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا عرفان ان کے دلوں میں محفوظ رہتا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۰ جنوری ۱۹۴۰ء)

ضروری اعلان

مکرم محمد ابراہیم صاحب ولد ملک محمد خاں صاحب ساکن دارالیمن ربوہ حال مقیم جرمنی کے ذمہ جن احباب کی جتنی رقوم واجب الادا ہیں۔ اس سے فوری طور پر تحریری ثبوت کے ساتھ نظارت امور عامہ کو مطلع فرماویں۔

عہد کو نباہنا ایک فرض ہے

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے فرمایا:

"صاحبِ ایمان کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے (جو صاحب ایمان نہیں وہ) جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ اسے پورا بھی کرے ..... لیکن ..... (صاحبِ ایمان) جو وعدہ کرتا ہے اسے سنجیدگی کے ساتھ سو فیصد پورا کرتا ہے۔"

"اگر کوئی شخص کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نباہے خواہ کس قدر تکلیف ہی ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔"

تلاش گمشدہ

عزیز منصور احسن ولد محمد اشرف صاحب کوارٹر نمبر ۱۱ صدر انجمن احمدیہ دارالصدر شرقی ربوہ عمر تقریباً دس۔ گیارہ سال رنگ گندمی۔ ایک آنکھ میں پتلی اور ناک کے درمیان تل نما داغ۔ ہلکے نیلے رنگ کے ویل کی شلوار قمیص پہنے ہوئے ہے۔ پاؤں میں انگوٹھے والی چپل ہے۔ مورخہ ۱۶ اگست ۹۲ء بوقت ۹ بجے صبح سے غائب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ۔ ۱۸۔ اگست ۱۹۹۲ء

پودے لگائیے ۔ ایمان بڑھائیے

اللہ تعالیٰ کو ان جسمانی آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا۔ اس کا کوئی مادی جسم بھی تو نہیں ہے کہ انسان اسے دوسری دیکھی جانے والی چیزوں کی طرح دیکھ سکے۔ لیکن اس کے وجود کا ثبوت اس کے دیکھے جانے ہی سے ہے۔ البتہ یہ دیکھا جانا بالکل مختلف ہے۔ آنکھیں بند کر کے جب انسان تصوّر کی دنیا میں گھومنے لگتا ہے تو اسے خدا ہی خدا نظر آتا ہے۔ سب چیزیں اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں اور صرف ایک خدا کی ذات ہی اس کے سامنے ظاہر و باہر ہو کر نظر آتی ہے۔ لیکن ایسا کرنا بھی ہر شخص کیلئے ممکن نہیں ہے۔ جو دل کا اندھا ہے اسے تو آنکھیں بند کر کے تاریکی ہی تاریکی نظر آئے گی وہ خیالات کے گھُپ اندھیروں میں ڈوب جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کو یوں بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ اس کے کاموں پر نظر دوڑائی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے کوئی کتنا بھی انکاری ہو کبھی نہ کبھی کوئی ایسا واقعہ ضرور پیش آ جاتا ہے کہ وہ حیران رہ جاتا ہے۔ یہ ہوا کیونکر۔ اسباب بھی موجود نہیں ہیں۔ عوامل بھی نہیں ہیں۔ اور عناصر میں تبدیلی بھی نظر نہیں آئی پھر یہ واقعہ کس طرح ممکن ہو گیا۔ یہ وہ موقعہ ہے جب اللہ کی ذات سے انکاری شخص کی توجہ بھی ایک ایسی طاقت کی طرف پھر جاتی ہے۔ جسے ہم خدا کہتے ہیں۔ اور صرف ایک واقعہ کا کیا اگر انسان اپنے اِرد گِرد دیکھتا رہے اور کھُلی آنکھوں سے دیکھے تو اسے ہر بات اور ہر فعل میں اللہ تعالیٰ کی ذات نظر آئے گی۔

جو لوگ درخت اُگاتے ہیں وہ بیج سے شروع کر کے انہیں روزانہ دیکھتے ہیں۔ بیج پھُوٹتا ہے۔ کونپل بنتی ہے۔ کونپل مضبوطی اختیار کر لیتی ہے اور تنا بن جاتی ہے پھر اس کا پھیلاؤ شروع ہو جاتا ہے۔ ہر روز مشاہدہ کرتے ہوئے انسان سوچنے لگتا ہے کہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے آخر کوئی کر رہا ہے تو ہو رہا ہے نا۔ وہی تو خدا ہے۔ آجکل پودے لگانے کا موسم ہے۔ ہر طرف یہ تلقین کی جا رہی ہے کہ پودے لگائے جائیں۔ ان کی حفاظت کی جائے۔ انہیں بڑھتے اور پھلتے پھُولتے دیکھا جائے۔ یہ دنیاوی ضرورت بھی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ رُوح اور دل کی غذا بھی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی زندۂ جاوید ہستی کا ثبوت بھی ہے۔ وہی بیج کو بڑھوتی عطا کرتا ہے۔

اگر ہم پودے لگائیں۔ اور ہمیں ضرور پودے لگانے چاہئیں۔ تو ہمیں ان کی حفاظت کرتے ہوئے انہیں بڑھتے ہوئے دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہیئے۔ ہماری یہ توجہ ہمارے ایمان کو بڑھائے گی۔ پودوں کی طرح ایمان میں بڑھوتی آنے لگے گی۔

تمہارے ساتھ رہا میں تمہارے ساتھ چلا
یگانگت کا ہے اور اس سے کیا ثبوت بھلا
تمہارا ذوقِ سُخن ہے مِری کلیدِ سُخن
تمہارا رنگ مِرے دل نے اپنے رُخ پہ مَلا

ابوالاقبال

معلوم ہیں تجھ کو مِرے حالات خدایا
سُنتا ہی نہیں کوئی مِری بات خدایا

ہے تنگ بہت دائرہ تحریر کا اپنی
تقریر پہ بھی مارتے ہیں لات خدایا

قدغن مِری پرواز پہ ہے ان کی تمنّا
ڈرتے ہیں کہ ہو جائیں نہ وہ مات خدایا

چھینیں گے وہ کیا مجھ سے مِری تیزیٔ رفتار
اس سعیٔ مسلسل پہ ہے ہیہات خدایا

دیتے ہیں پنہ مجھ کو نہ دربار نہ سرکار
دے گی تو پنہ دے گی تری ذات خدایا

کیوں مجھ کو نہ ہو اپنے دلِ زار سے اُلفت
کرتا ہے ترا ذکر یہ دن رات خدایا

پھر کھیلتے ہیں خون کی ہولی سرِ بازار
دیتے ہیں مگر درسِ مساوات خدایا

وہ کون سا خطّہ ہے جہاں امن و اماں ہے
ہر مُلک میں برپا ہیں فسادات خدایا

کچھ لوگ بھلے ہیں تو ہیں کچھ لوگ بُرے بھی
ہوتی ہیں تری سب پہ عنایات خدایا

ہنستے ہوئے جو دار و رسن چُوم رہے ہیں
ہیں کتنی حسیں ان کی روایات خدایا

لُٹ پِٹ کے نسیم اور کسی دَر پہ نہ جائے
ہر حال میں کافی ہے تری ذات خدایا

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

کاخِ دُنیا راچہ دیدا استی بنا
کت خوشش اُفتادست ایں فانی سرا

دنیا کے محل کی کیا (مضبوط) بنیاد تو نے دیکھ لی کہ تجھے یہ سرائے فانی اچھی لگنے لگی

دل چرا عاقل بہ بندد اندریں
ناگہاں باید شُدن بیرون ازیں

عقلمند اس میں دل کیوں لگائے جبکہ یکدم کسی روز اس سے باہر نکل جانا پڑے گا۔

از پئے دُنیا بُریدن از خُدا
بس ہمیں باشد نشانِ اشقیا

دنیا کی خاطر خدا سے قطع تعلق کر لینا بس یہی بدبختوں کی نشانی ہے۔

چوں شود بخشایشِ حق بر کسے
دل نمے مانَد بہ دُنیایش بسے

جب کسی پر خدا کی مہربانی ہوتی ہے تو پھر اس کا دل دنیا میں نہیں لگتا۔

ان اشعار میں حضور دنیا کے ناپائدار ہونے کی طرف توجہ دلاتے ہیں، فرماتے ہیں کہ اگر تجھے یہ دنیا لگے فانی۔ یہ فانی سرائے۔ اور سرائے تو ہوتی ایسی جگہ ہے جہاں انسان نے تھوڑے سے عرصے کے لئے قیام کرنا ہوتا ہے۔

اگر یہ تجھے اچھی لگنے لگی ہے تو یہ بتا کہ تو نے اس کی کونسی مضبوط بنیاد دیکھ لی ہے۔ گیا تو نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ دنیا اور اس دنیا میں تیرا قیام ہمیشہ کے لئے ہے۔ اگر تجھے اس بات کا علم ہے اور تو اس بات کو پوری طرح سمجھتا ہے کہ یہ دنیا فانی ہے تو پھر تجھے اس کے ساتھ دل نہیں لگانا چاہیئے۔ خاص طور پر اس صورت میں بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس دنیا سے انسان کب دوسری دنیا میں منتقل ہو جائے یعنی موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔ اچانک اچھی بھلی زندگی بسر کرتے ہوئے اس پر موت وارد ہوتی ہے اور یہ دنیا جسے وہ خاصا اچھا سمجھتا ہے اس سے چھن جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف اس لئے توجہ نہ کرے کہ اس کی ساری توجہ اس دنیا کی طرف لگی ہوئی ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ اس کا اس طرح خدا تعالیٰ سے تعلق قطع کر لینا اس کی اپنی بدقسمتی کی علامت ہے۔ اس کے بالمقابل جب انسان کا دل خدا کی طرف لگتا ہے اور جواباً خدا بھی اس پر مہربان ہو جاتا ہے تو اس کا دل اس دنیا میں نہیں لگتا۔ ان ساری باتوں سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ انسان اس دنیا میں رہ کر دنیا کے وسائل سے فائدہ نہ حاصل کرے۔ آخر یہ تمام چیزیں جو اس دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ نے انسان ہی کے استعمال کے لئے پیدا کی ہیں لیکن اگر انسان سب کچھ بھول کر انہیں چیزوں کا دلدادہ ہو جائے۔ دنیا کے مال و منال کے پیچھے بھاگتا پھرے اور یہ سمجھے کہ گویا اس نے ہمیشہ ہمیش یہیں رہنا ہے تو یہ اس کی بدقسمتی کی علامت ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی پر مہربان ہوتا ہے تو اسے اس بات کی سمجھ دے دیتا ہے کہ یہ دنیا فانی ہے اور ہر انسان نے اس دنیا سے ایک نہ ایک دن چلے جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس فانی دنیا کو ہمیشہ فانی ہی سمجھیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم رکھیں اور وہ ہمیشہ ہم پر مہربان رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

کسی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دو طریق ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ کچھ عام اصول ہوتے ہیں۔ ان کے ماتحت کچھ لوگ کام سیکھتے ہیں۔ مثلاً علم حاصل کرنے کے لئے طالب علم مدرسہ میں جاتے اور پڑھائی کا جو کورس مقرر ہوتا ہے وہ پڑھتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دوسرے بعض خاص گُر ہوتے ہیں۔ ان کو یاد کر لیا جائے تو وہ کام آسان ہو جاتا ہے۔ جس کے لئے وہ گُر مقرر ہوتے ہیں۔

(حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب)

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔

علمی مسائل

محاسبہ کی تفصیل

یاد رکھنا چاہیئے کہ محاسبے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اور ان دونوں میں فرق ہے۔ جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت لوگ محاسبہ کو ہی نہیں سمجھ سکے اور نہ دوسروں کو اس کی طرف توجہ دلا سکے۔ تم لوگ ان دونوں قسموں کو خوب یاد رکھو۔ محاسبہ کی ایک قسم جُز کے متعلق ہے اور دوسری کُل کے متعلق۔ ان میں فرق نہ کرنے کی وجہ سے عام لوگ محاسبے کو نہیں سمجھ سکے۔ قسم اول تو وہ ہے جو ہر عمل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور قسم دوم تمام اعمال کے متعلق ہے پہلی قسم اعمال کو درست رکھتی ہے اور دوسری قسم انہیں صیقل کرتی ہے لوگوں نے ان دونوں کو ملا دیا ہے یا صرف دوسری کو بیان کیا ہے۔ لیکن اصل محاسبہ جس سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے یہی ہے کہ دونوں طرح محاسبہ کیا جائے۔ اب میں اب دونوں قسموں کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔ پہلی قسم جو اجزاء کے متعلق ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ محاسبہ اولیٰ۔ ۲۔ محاسبہ وسطیٰ
۳۔ محاسبہ اُخریٰ

محاسبہ اُولیٰ

ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ جب وہ کوئی کام کرنے لگے تو اس کو شروع کرنے سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور اس سے دو سوال کرے۔ (۱) اس کام کے کرنے کی غرض کیا ہے۔ (۲) کس کی خاطر وہ یہ کام کرنے لگا ہے۔ سوال اول سے تو اس کو یہ فائدہ ہوگا کہ اگر وہ کام برا ہے تو اس سوال کے جواب سے اس کی برائی کا اس کو علم ہو جاوے گا۔ کیونکہ اغراض کے ساتھ ہی چیزوں کی نیکی یا بدی وابستہ ہے۔ جب اس کا نفس اس کے سوال کا جواب دے گا اور اس کام کی برائی اس پر ظاہر ہو گی تو خود بخود اس کے دل میں شرمندگی پیدا ہوگی۔ اور نفس کا جوش ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ کیونکہ شرمندگی اور ندامت سے نفس کا جوش ٹھنڈا پڑ جایا کرتا ہے۔ مثلاً چوری ہے اس کے ارتکاب کا جب خیال پیدا ہو تو اپنے آپ سے سوال کرے کہ میں کیوں کرنے لگا ہوں۔ کسے کا مال حاصل کرنے کے لئے اس پر سوال کر سکتا ہے کیا مال حاصل کرنے کے لئے خدا نے اور ذریعے نہیں بنائے۔ اگر میں دوسرے کا مال بلا وجہ لوٹتا ہوں اور اگر میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ کوئی کرے تو میں اسے ناپسند کروں گا۔ اس طرح اس کا نفس لاجواب ہو جائے گا اور وہ چوری کرنے سے رک جائے گا۔ تو یہ پہلا محاسبہ ہے جو کسی کام کے کرنے سے پہلے نفس سے کرنا چاہیئے۔ ہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض اوقات جب کسی فعل کے متعلق نفس سے سوال کیا جائے گا تو وہ جواب دے گا کہ یہ نیکی ہے۔ لیکن اس پر اگر جرح کی جاوے گی تو اور شرمندہ ہوگا۔ اور بہت سے گناہ پہلے ہی سوال پر چھوٹ جائیں گے۔ اور بہت سے دوسرے پر۔ لیکن کبھی ایسا ہوگا کہ اس محاسبے کے بعد معلوم ہوگا کہ جو کام یہ کرنے لگا ہے وہ نیکی ہے اور اس کے اور دوسروں کے لئے موجب نفع ہے اس وقت بھی یہ محاسبے کو ختم نہ کرے۔ بلکہ محاسبہ اولیٰ کی دوسری شق سے کام لے اور وہ یہ ہے۔

(۲) اپنے نفس سے سوال کرے کہ یہ کام میں کس کی خاطر کرتا ہوں اس سوال کے جواب سے اسے معلوم ہوگا کہ کئی باتیں جو بظاہر نیک معلوم ہوتی تھیں در حقیقت بدیاں تھیں مثلاً نماز پڑھتے وقت یا صدقہ دیتے وقت یا احسان کرتے وقت پہلے محاسبہ کے جواب میں اس کا نفس ثابت کرے گا کہ یہ سب کام مفید ہیں لیکن اگر ریا اور سمعت کے لئے اس نے کام کرنے چاہے تھے تو دوسرے جواب کے سوال میں کہ میں یہ کام کس کی خاطر کرنے لگا ہوں۔ وہ چولہ نیکی کا جو نفس نے ان کاموں کو پہنایا تھا اتر جاوے گا اور اسے معلوم ہو جاوے گا کہ یہ نیکی بھی بدی تھی۔ اور فوراً یہ اپنے ارادہ کو بدل کر محض خدا کے لئے یا بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اس کام کے کرنے کی نیت کرے گا۔ اور بدی کو نیکی سے بدل دے گا۔

محاسبہ وسطیٰ

اس ابتدائی محاسبہ کے بعد پھر کام کے شروع کرنے پر دوسرا محاسبہ ہوتا ہے۔ اس محاسبہ کا بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس محاسبہ کا یہ طریق ہے کہ ہر ایک کام کے دوران یہ سوال اپنے نفس سے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی تربیت میں حضور کی والدہ محترمہ کا جو حصّہ تھا اس کا ذکر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب یوں فرماتے ہیں۔

یہ مضمون ادھورا رہے گا اگر یہ ذکر نہ کیا جائے کہ حضرت بانی سلسلہ کی تربیت کے ساتھ ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب کی بزرگ والدہ حضرت نصرت جہاں بیگم (ر۔) کی تربیت کا بھی آپ کے کردار کی تشکیل پر نہایت گہرا اثر پڑا۔ بہت کم ہوتے ہیں۔ وہ خوش نصیب بچے جن کے والدین دونوں ہی اعلیٰ مربیانہ اوصاف سے متصف ہوں مزید برآں دونوں کی تربیت کے دھارے ایک ہی سمت میں بہتے ہوں اور دونوں کے مزاج میں تضاد کی بجائے ہم آہنگی پائی جائے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے شاندار مستقبل کے بارہ میں جو خدائی خبر دی گئی تھی۔ اس کی عملی تصویر بنانے کے لئے جو مختلف اسباب کارفرما تھے۔ ان میں یہ بھی ایک اہم امر تھا۔ باقی تمام امور بچے کی تربیت کے لئے کیسے ہی مؤید کیوں نہ ہوں۔ اگر صرف یہی رخنہ پڑ جائے کہ ماں باپ کا اندازِ تربیت ایک دوسرے کی ضد یا مزاج اور مطمح نظر مخالف ہوں تو صرف یہ ایک امر بھی بچے کی تربیت میں گہرے گھاؤ ڈال دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر غیر معمولی احسان تھا کہ ماں بھی آپ کو وہ نصیب ہوئی جو شرافت اور نجابت اور فنِ تربیت میں ایک بلند شان رکھتی تھی اور آپ کا مطمح نظر بھی وہی تھا جو حضرت مرزا غلام احمد (ع۔) کا تھا۔ آپ کی والدہ حضرت نصرت جہاں بیگم جو راقم الحروف کی دادی ہیں اور جو بیس سال تک مجھے بھی آپ کا زمانہ پانے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ بڑے سادہ اور مؤثر الفاظ میں نصیحت فرمایا کرتی تھیں۔

بناوٹ اور تصنّع کے کوچے سے ناآشنا، صدق و صفا کی مظہر تھیں۔ آپ کی ہر بات محبت بھری سچائی سے معطر تھی۔ سوائے غصّہ کے میں نے آپ کی کسی بات میں کبھی ادنیٰ سا تکلف کا شائبہ تک نہ دیکھا۔ دل کی چونکہ بے حد نرم تھیں۔ غصّہ بہت کم اور وہ بھی برائے نام ہی آتا تھا۔ لہٰذا کبھی بچوں کے ساتھ کسی حرکت پر اظہارِ ناراضگی مقصود ہو تو زبردستی غصّہ ظاہر فرمایا کرتیں اور ہم بعد میں ہنسا کرتے کہ حضرت اماں جان کو غصّہ وغیرہ تو کوئی نہیں ہے۔ محض ہماری تنبیہہ کی خاطر اظہار کر رہی ہیں۔ اس ظاہری غصّہ کے بعد جس کا کوئی دکھ ہم بچوں کو نہیں پہنچتا تھا۔ خود ہی پریشان ہو جاتی تھیں اور بچے کی دلجوئی کی کوشش فرماتیں۔

ہم بچے تو آپ کے پوتے پوتیوں نواسے نواسیوں کی حیثیت سے کبھی کبھی آپ سے فیض یاب ہوتے تھے۔ ہاں وہ اولاد بڑی خوش قسمت تھی جسے مسلسل آپ کا فیضان حاصل رہا۔ میرے والد حضرت مرزا محمود احمد صاحب کے بچپن کے زمانہ میں آپ کا کیا اندازِ تربیت تھا۔ اس کے متعلق بہترین بیان آپ کی اولاد ہی میں سے کسی کا ہو سکتا ہے لہٰذا اپنی بڑی پھوپھی جان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ایک مضمون میں سے متعلقہ اقتباس پیش خدمت ہے۔ آپ فرماتی ہیں:۔

"بچے پر ہمیشہ اور بہت پختہ اعتبار ظاہر کر کے اس کو والدین کے اعتبار کی شرم اور لاج ڈال دینا یہ آپ کا بڑا اصول تربیت ہے۔ جھوٹ سے نفرت اور غیرت اور غنا آپ کا اوّل سبق ہوتا تھا ہم لوگوں سے بھی آپ ہمیشہ یہی فرماتی رہیں کہ بچے میں یہ عادت ڈالیں کہ وہ کہنا مان لے۔ پھر بے شک بچپن کی شرارت بھی آئے تو کوئی ڈر نہیں حضرت اماں جان (ر۔) ہمیشہ فرماتی تھیں کہ میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے اور یہی اعتبار تھا جو ہم کو جھوٹ سے بچاتا بلکہ متنفر کرتا تھا۔۔۔۔ اور مجھے یاد ہے کہ حضور سے حضرت (ر۔) والدہ صاحبہ کی بے حد محبت اور قدر کرنے کی وجہ سے آپ کی قدر میرے دل میں اور بھی بڑھا کرتی تھی۔

بچوں کی تربیت کے متعلق ایک اصول آپ یہ بھی بیان فرمایا کرتی تھیں کہ پہلے بچے کی تربیت پر اپنا پورا زور لگاؤ۔ دوسرے ان کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے"۔

(یہ اقتباس محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی اس کتاب سے لیا گیا ہے جو آپ نے حضرت اماں جان کی سیرت کے متعلق تحریر فرمائی تھی)۔

اخبار عادل (دہلی) ۱۳ دسمبر ۱۹۳۳ء نے لکھا۔

۹ دسمبر (دہلی) آج رات کو ساڑھے نو بجے فرنٹیر میل سے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب راؤنڈ ٹیبل کانفرنس سے واپس تشریف لائے دہلی سٹیشن پر مسلمانوں کا ایک جم غفیر استقبال کے لئے موجود تھا۔ جن میں حسب ذیل افراد خصوصیت سے قابل ذکر ہیں آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب ممبر گورنمنٹ ہند ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب۔ سی۔ آئی۔ ای ممبر اسمبلی۔ محمد یامین خان صاحب ممبر اسمبلی۔ کنور اسماعیل خان صاحب ممبر اسمبلی مولانا شفیع داؤدی صاحب ممبر اسمبلی۔ خان صاحب ایس ایم عبداللہ صاحب۔ خان صاحب حاجی رشید احمد صاحب۔ خان صاحب حافظ محمد صدیق صاحب ملتانی۔ مسٹر صالح حیدری انڈر سیکرٹری زراعت۔ اشتیاق احمد صاحب چشتی۔ مسٹر نادر شاہ۔ مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر عادل۔ محمد انوار صاحب ہاشمی ایڈیٹر اسلامی دنیا۔ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب ایڈیٹر روزنامہ اخبار سلطنت۔ ضیاء الدین صاحب ایڈیٹر الخلیل حافظ حکیم سید محمد بلال صاحب۔ پیرزادہ درگاہ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب۔ خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب۔ میر منشی کمانڈر انچیف خان صاحب۔ میر نواب علی صاحب۔

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے ممبران اسمبلی کی طرف سے اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے دہلی کے مسلمانوں کی طرف سے سنہری ہار پہنائے۔"

یہ خبر الفضل ۱۷ دسمبر ۱۹۳۳ء میں بھی نقل کی گئی۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

کرے کہ میں یہ کام کس طرح کرتا یعنی اس کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے کن ذرائع کو استعمال کرتا ہوں۔ اس محاسبہ کی یہ ضرورت ہے کہ بہت دفعہ انسان ایک نیک کام کرتا ہے اور نیک ارادہ سے ہی کرتا ہے مگر اس کے پورا کرنے کے لئے ایسے ذرائع استعمال کرتا ہے جو درست نہیں ہوتے یا اس نیک کام کو ان شرائط کے ساتھ پورا نہیں کرتا۔ جن سے ان کا پورا کرنا اس کے لئے ضروری تھا۔ پس جب یہ ہر ایک کام کے درمیان میں اپنے نفس سے سوال کرے گا کہ تو کس طرح یہ کام کر رہا ہے۔ اس سوال کے جواب سے اگر کوئی غلطی اس کے طریق عمل میں ہوگی نکل جائے گی۔

محاسبہ اُخری

محاسبہ اخری وہ ہے جو کسی کام کے ختم ہونے پر کیا جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ اپنے نفس سے سوال کرے کہ اس کام کا اثر اس کے دل پر کیا پڑا ہے اس سوال کی یہ ضرورت ہے کہ بعض دفعہ انسان نیکی کرتا ہے اور نیک ذرائع سے کرتا ہے مگر اسے کر چکنے کے بعد اس کے دل میں عُجب اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ پس نیکی کرنے کے بعد جب وہ اپنے نفس کو ٹٹولے گا کہ اس پر اس کا کیا اثر ہوا ہے۔ تو اگر اس پر فخر اور بڑائی کا کوئی اثر ہوا ہوگا تو اس سے پیشتر کہ وہ بڑھ کر درخت بن جاوے یہ واقف ہو جاوے گا۔ اور اپنے نفس کو ملامت کرے گا۔ اور اپنے اعمال کو ضائع ہونے سے بچائے گا۔ اور اگر یہ دیکھے گا کہ اس کا اثر اس کے دل میں یہ پیدا ہوا ہے کہ اور بھی عجز اور تذلل پیدا ہو گیا ہے تو پہلے عمل کے نیک اثر کو دیکھ کر اور زیادہ نیکیوں کی طرف رغبت کرے گا۔ اور ان کی طرف اور بھی شوق سے قدم بڑھائے گا۔ غرض محاسبہ تین قسم کا ہے۔ پہلا محاسبہ یہ ہے کہ ارادہ آنے پر سوال کرے کہ میں یہ کام کس غرض سے اور کس کے لئے کرتا ہوں۔ یہ محاسبہ ابتدائیہ ہوگا۔ دوسرا محاسبہ یہ ہے کہ جب کام شروع کر دے اس وقت خیال کرے کہ میں اس کام کو کس طرح کرتا ہوں یہ محاسبہ وسطیٰ ہوگا۔ تیسرا محاسبہ یہ ہے کہ جب کر چکے تو نفس سے پوچھے کہ تجھ پر اس کا کیا اثر ہوا ہے۔ یہ محاسبہ آخری ہوگا۔ اگر انسان ان سوالات پر عمل شروع کر دے تو کچھ عرصہ کے بعد اسے ایسی عادت پڑ جائے گی کہ خود بخود نفس سے ہر عمل پر سوال پیدا ہوتے جائیں گے یہ محاسبہ اجزائے اعمال کے متعلق ہے۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق نادار اور یتیم طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات، اور صدقات کے ذریعہ پورے کیے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران، امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں، بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

یہ تصویر نائیجیریا میں پاکستان ڈے کی ایک تقریب کے موقعہ پر لی گئی تھی ایکٹنگ ہائی کمشنر پاکستان۔ پاشا صاحب دوست بھی تھے اور پاکستانی پاکستان ڈے کی تقریب میں شامل ہونا باعث عزت بھی سمجھتے ہیں کم از کم ہم نے تو بیرونی ممالک میں قیام کے دوران اس تقریب کو عزت ہی کی نگاہوں سے دیکھا ہے اور اس میں شمولیت پر فخر کیا ہے۔ اس موقعہ پر نہ صرف ادھر ادھر بکھرے ہوئے پاکستانی اکٹھے ہو کر ایک دوسرے سے ملاقات کا موقعہ فراہم کرتے ہیں بلکہ دیگر سفارت خانوں کے اراکین اور بعض دیگر ممالک کی نمایاں شخصیات کو بھی مدعو کیا جاتا ہے اور ان سے بھی ملاقات کی تقریب پیدا ہو جاتی ہے۔ اس تصویر میں مکرم عبدالمجید صاحب بھٹی اُس وقت کے مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج سو دولیرے کے پرنسپل، مکرم چوہدری رشید الدین صاحب اُس وقت نائیجیریا کے ایک احمدی مربی خاکسار نسیم سیفی اور مکرم ڈاکٹر عزیز صاحب موجود ہیں۔ ڈاکٹر عزیز صاحب ہندوستان کے باشندے تھے لیکن پاکستان ڈے کی تقاریب میں ہمیشہ مدعو کئے جاتے تھے۔ ویسے بھی پاکستانیوں سے ان کے اچھے خاصے تعلقات تھے اور ہمارے ساتھ تو ان کے گہرے روابط تھے۔ ان کی بیگم بھی ڈاکٹر تھیں اور یہ دونوں اکثر ملاقات کے لئے مشن ہاؤس تشریف لایا کرتے تھے۔ ڈاکٹر عزیز صاحب انیستھیزیا کے ماہر تھے۔ اور میڈیکل حلقے میں ان کی خاصی پذیرائی تھی۔ جب بھی مشن ہاؤس تشریف لاتے اپنے محکمے کو اس بات کی اطلاع دیتے کہ اگر ضرورت پڑے تو مجھے مشن ہاؤس کے فلاں نمبر پر فون کر لیا جائے ایک دو دفعہ اس طرح ضرورت پڑی بھی۔ اور وہ فوری کام کے سلسلے میں اپنی بیگم کو مشن ہاؤس ہی میں چھوڑ کر ہسپتال پہنچ گئے۔ ہمارے ساتھ ان کا یوں بھی دوستانہ تھا کہ چونکہ وہ خود بہت مصروف تھے اور ہمارے پاس خدا کے فضل سے جماعت کے افراد ہر قسم کا کام کرنے کے لئے وافر تعداد میں موجود رہتے تھے۔ اس لئے وہ بھی کبھار ہم سے بعض کاموں کے سلسلہ میں کہہ دیا کرتے تھے۔ عام طور پر تو وہ یہ کہتے تھے کہ دو بکرے ذبح کروا کے بھیج دیں۔ فرج میں رکھ لیں گے اور اس طرح ہمیں بازار جا کر گوشت خریدنے کی زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی جماعت کے بعض دوست ان کی یہ خدمت کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے اور وہ بھی اس بات سے خوش تھے کہ جماعت کے افراد ان سے کتنا اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔ یہ جب نائیجیریا پہنچے تو کسی کو معلوم نہیں تھا کہ ایک بیوی تو ان کے ہمراہ ہے لیکن دوسری بیوی کو وہ ہندوستان ہی میں چھوڑ آئے ہیں اور اس دوسری بیوی کو یہ بھی نہیں بتایا گیا تھا کہ کہاں جا رہے ہیں۔ انگلستان تعلیم کے لئے گئے تھے۔ دوسری بیوی کو ساتھ لے کر نائیجیریا پہنچ گئے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ان کی یہ دوسری بیوی لیڈی ڈاکٹر تھی۔ پہلی بیوی ایک سیدھی سادہ گھریلو خاتون تھی۔ اسے اس بات کا علم ہی نہ ہو سکا کہ اس کے خاوند ڈاکٹر عزیز صاحب کہاں چلے گئے ہیں لیکن کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی فراست سے کام لیتے ہوئے ان کی تلاش شروع کر دی۔ سارے مغربی افریقہ میں بلکہ بہت سے دیگر ممالک میں بھی ہندوستان کی ایک فرم جنرل مرچنٹ کے طور پر کام کرتی ہے۔ اس فرم کا نام ہے۔ چیلا رام۔ اس کا ہیڈ آفس تو انگلستان میں ہے لیکن شاخیں بہت سے ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر عزیز صاحب کی اس بیوی نے جو ہندوستان ہی میں رہ گئی تھی چیلا رام کے ہیڈ آفس کو خط لکھا اور ان سے کہا کہ چونکہ ان کی شاخیں بہت سے ممالک میں موجود ہیں اگر وہ اپنے کارندوں سے کہیں کہ وہ ڈاکٹر عزیز کا پتہ کریں تو میں ممنون ہوں گی چنانچہ انہوں نے اپنی ساری شاخوں کو یہ پیغام بھیج دیا کہ ڈاکٹر عزیز صاحب جو ہندوستانی ہیں اور کسی ملک میں طبی خدمات سر انجام دے رہے ہیں اگر ان کا پتہ چلے تو اطلاع دی جائے۔ نائیجیریا میں چیلا رام کی فرم کو جب یہ پیغام ملا تو انہوں نے واپس اپنے ہیڈ آفس اطلاع دی کہ ڈاکٹر عزیز صاحب نائیجیریا میں رہتے ہیں اور ہمارے ساتھ ان کے اچھے مراسم ہیں۔ چنانچہ یہ اطلاع ان کی بیوی تک ہندوستان میں پہنچا دی گئی اور نائیجیریا کی چیلا رام فرم نے اس بات کا انتظام کیا کہ اس خاتون سے کہا کہ وہ نائیجیریا پہنچ جائے ان کی ملاقات کروا دی جائے گی۔ چنانچہ جب اس فرم کو پتہ چلا کہ یہ خاتون فلاں تاریخ کو نائیجیریا پہنچ رہی ہے تو انہوں نے بغیر کسی مزید اطلاع کے ڈاکٹر عزیز صاحب کو اس دن اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا۔ جب ڈاکٹر عزیز صاحب وہاں پہنچے تو ان کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی کہ کھانے کی میز پر ان کی یہ بیگم بھی براجمان تھیں۔ وہ بہت حیرت زدہ ہوئے۔ لیکن بہر حال ان کی بیگم تھیں۔ ان سے ملے اور کھانے کے بعد انہیں اپنے گھر لے گئے۔ چنانچہ اس کے بعد جب بھی ہم ڈاکٹر صاحب کے گھر ان سے ملاقات کے لئے گئے۔ ہمیں اس بات کا پتہ چلا کہ ڈاکٹر صاحب دونوں بیویوں سے بہت اچھا سلوک کرتے ہیں اور یہ محض ایک اتفاق تھا کہ انگلستان سے نائیجیریا آتے ہوئے انہوں نے اپنی پہلی بیوی کو اطلاع نہ دی تھی۔ آپس میں اختلاف تو کوئی نہ تھا۔ لیکن چونکہ دوسری شادی کر لی تھی اس لئے ان کا خیال تھا کہ اگر کچھ وقت اسی طرح گزر جائے تو شائد دوسری شادی کی وجہ سے جو عام طور پر بدمزگی پیدا ہوتی ہے اس سے بچا جا سکے گا چنانچہ ان دونوں بیویوں نے نائیجیریا میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ رہائش رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت اور مروت کا سلوک کیا اور ہمیں ہمیشہ اس بات سے خوشی ہوتی تھی کہ ایک بیوی ڈاکٹر اور دوسری بیوی سیدھی سادہ سی۔ لیکن ڈاکٹر عزیز صاحب کے دونوں کے ساتھ نہایت اچھے تعلقات تھے۔

اس واقعہ سے مجھے اکثر خیال آتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل ہے کہ ہماری جماعت کے مشن ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس وقت ۱۲۰ ممالک میں ہماری جماعت کے افراد پائے جاتے ہیں۔ گویا کہ ہم میں سے اگر کوئی چاہے تو ۱۲۰ ممالک سے رابطہ پیدا کر سکتا ہے۔ ان ممالک کے حالات کیا ہیں۔ ان ممالک کی معاشی زندگی کیسی ہے۔ ان ممالک میں تعلیم کے مواقع کیا ہیں اور کیسے ہیں اور ایسی ہی دیگر تمام باتیں۔ ہم اپنا علم بھی یقینی طور پر بڑھا سکتے ہیں اور رابطہ سے دیگر فوائد بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ آخر ہم سب ایک فیملی کے افراد کی طرح ہیں اور ہمیشہ ہر ایک سے مل کر خوش بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کے لئے تیار بھی رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی چارے میں برکت دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

عبدالباسط شاہد

ایک چھوٹی سی بات

پچھلے دنوں الفضل میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی وسعت مطالعہ کے سلسلہ میں خاکسار کی بعض معروضات شائع ہونے پر میرے دو کرم فرما بزرگوں نے اس موضوع پر اپنی نہایت مفید و دلچسپ یادیں تحریر کر کے الفضل میں شائع کروائیں اور اس طرح اس موضوع پر بہت اچھا مواد جمع ہو گیا اور خیال آیا کہ اگر ہمارے وہ بزرگ جن کے علم میں حضور کی سیرت کے متعلق ایسے واقعات ہوں وہ اپنی یادداشتیں تحریر کر کے فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کو بھجوا دیں تو یہ ایک بیش قیمت جماعتی خدمت ہو گی۔

اس سلسلہ میں بسا اوقات یہ امر مانع آ جاتا ہے کہ لکھنے والے یہ سوچتے ہیں کہ کسی فرصت کے وقت حضور کے شایان شان مفصل مضمون لکھیں گے مگر مصروفیات وغیرہ کی وجہ سے اس کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اس کا آسان حل یہی ہے کہ واقعات الگ الگ جب اور جیسے یاد آئیں لکھ کر بھجوا دیں اور یقین رکھیں کہ ان سے بھرپور استفادہ کیا جائے گا۔ اور یہ محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے۔ وہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو" (کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم ڈاکٹر احمد صاحب

محترمہ مسز غزالہ مسعود صاحبہ نے اپنی والدہ کی طرف سے مندرجہ ذیل تحریر بھجوائی ہے

میرے شوہر ڈاکٹر احمد صاحب جو کہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب مربی ماریشس کے بڑے بیٹے تھے۔ فیصل آباد سول ہاسپٹل سے ریٹائر ہوئے۔ کچھ سال پرائیویٹ ہاسپٹل میں کام کرتے رہے۔ پھر وہ ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ یعنی پراسٹیٹ کا کینسر

ان کے سب بچے سوائے دو بیٹیوں کے امریکہ کی ایریزونا سٹیٹ TUCSON میں ہیں۔ بڑا بیٹا سرجن ڈاکٹر رشید احمد خان دوسرا بیٹا طارق احمد خان سی۔ پی۔ اے اور تیسرا بیٹا بلال احمد خان جو کہ ایک سال ہوا ہے ہمارے پاس آیا ہے وہ ایف۔ ایم۔ جی کے امتحان کی تیاری کر رہا ہے۔ کچھ سالوں سے ڈاکٹر صاحب کی تکلیف بڑھ رہی تھی۔ تو بیٹوں نے ہمیں اپنے پاس امریکہ بلا لیا۔ ۸۸ء میں ہم امریکہ آ گئے۔ یہاں آکر ان کی تکلیف بڑھتی گئی۔ اور کئی قسم کے آپریشن ہوتے۔ ۲۰ جون کو انہیں یرقان (جانڈس) زبردست قسم کا ہوا۔ لہٰذا انہیں سینٹ میری ہاسپٹل میں لے گئے۔ عید کے دن ——

سب بچے ان کے پاس کھڑے تھے۔ صرف دو لمبے سانس آئے اور تیسرے سانس پر اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر چلے گئے۔ یہ جمعہ اور عید کا دن تھا۔ چونکہ بہت پرانے موصی تھے اس لئے ان کی خواہش کے مطابق ان کو ربوہ پہنچایا گیا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عاشق تھے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر دے۔

میاں غلام احمد۔ وزیر آباد

مکرم میاں محمد خان صاحب

مکرم میاں محمد خان صاحب کی وفات مورخہ ۱۰ اگست ۹۲ء کو بوقت ۱۰ بجے رات ہوئی۔ انکی عمر ۶۹ سال تھی آپ پیدائشی احمدی تھے۔ پیدائش کھاریاں ضلع گجرات کی تھی۔ آپ نے ۱۹۴۷ء میں ملٹری کی ملازمت سے فارغ ہو کر وزیر آباد کاروبار شروع کیا۔ آپ خاکسار کے بڑے بھائی تھے۔ وفات سے تقریباً ۱½ سال قبل فالج کی بیماری میں مبتلا رہے۔ بائیں جانب فالج کا حملہ مارچ ۱۹۹۱ء میں ہوا تھا۔ اسی سے وفات ہوگئی۔

امامت سے گہری وابستگی تھی۔ دوران بیماری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اکثر دعا کے لئے تحریر کرواتے رہتے تھے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمدہ دوائی کا استعمال بڑی توجہ سے کرتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے ادنیٰ غلاموں سے کیسا شفقت بھرا سلوک تھا۔ کہ خاکسار کو قادیان، دارالامان جلسہ سالانہ پر ملاقات پر پہلے انکی صحت کے بارے میں پوچھا اور فرمایا کہ عورتوں میں انکی بیٹی کو مل کر آیا ہوں۔ کیسی شفقت ہے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ایک لڑکا اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں تمام اولاد بوقت وفات موجود تھی۔ اور داماد بھی موجود تھے۔ تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں اور چوتھی کا نکاح ہو کر ابھی رخصتانہ نہیں ہوا۔ پسماندگان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صاف گوئی کی عادت تھی اور غرباء کی امداد کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اہل محلہ سے بہت اچھا تعلق تھا۔ جب بھی کوئی غرض مند آتا تھا تو اس کی غرض فوراً پوری کر دیتے تھے۔ بعض غرباء کو اپنی جیب سے رقم دیکر کام پر اکثر لگاتے تھے۔ کئی غرباء کی مکان بنوانے کے سلسلہ میں ہر لحاظ سے مدد کی اور پھر ان کے لئے وقت کی قربانی بھی دیتے تھے۔ اہل محلہ کی غمی و خوشی میں ہمیشہ شامل ہوتے تھے اور ہمیشہ ضرورتمند کی ضرورت کی طرف توجہ ہوتی اور پھر اس کو پورا کرتے تھے۔ تجارتی امور میں ہمیشہ سچائی کو شعار رکھا اور جو بھی ملاقاتی آتا اسکو اپنے پاس بٹھا کر ہمیشہ دلجوئی کرتے تھے۔ بیت الذکر سے بہت ہی محبت تھی۔ ہمیشہ بیت الذکر کی ضروریات کی طرف خیال رکھتے۔ یہانتک کہ بڑھاپے میں خود جھاڑو لے کر بیت الذکر کی صفائی کر دیا کرتے تھے۔ چھوٹے بچوں سے بہت پیار تھا اور خاندان کے تمام بچوں کا بہت ہی خیال رکھتے تھے اور ہمیشہ بچوں سے پیار اور انکی ضرورت کا خیال رکھتے۔ انکی چھوٹی چھوٹی باتوں کو پورا کرتے اور بہت محبت سے پیش آتے تھے۔ آپ مخلص اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ ایک سچے احمدی کی طرح۔ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

آپ کا خط ملا

مکرم سید سہیل احمد صاحب۔ اسلام آباد

آپکا خط (بزبان انگریزی) ملا۔ اس سے پہلے بھی آپ کا ایک خط ملا تھا جس کے بعد اشتیاق ملاقات کی وجہ سے الفضل میں اعلان کیا گیا تھا کہ آپ اپنے پتہ سے مطلع کریں۔ لیکن آپ کی طرف سے کوئی پیغام نہ ملا۔ اب آپ نے اپنے خط پر خریداری نمبر لکھا ہے تو آپ کے پتہ سے آگاہی ہوئی۔

بعض اداروں میں لوگ نمبروں سے ہی جانے جاتے ہیں انہیں اپنا نام بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بہر حال آپ کے گھر کے نمبر سے سکونت کا علم ہوا۔

آپکی تجاویز کا بہت بہت شکریہ۔ جب بھی اور جو تجویز بھی قابل عمل ہوئی اس پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اگر ربوہ تشریف لائیں تو الفضل کے دفتر میں ملاقات کا موقعہ دیں۔ امید ہے آپ سے الفضل کے متعلق مفید گفتگو ہو سکے گی۔

لگتا ہے آپ کو صحافت سے خاصی دلچسپی ہے۔ کبھی کسی اخبار میں کام کیا ہے یا خود کوئی پرچہ نکالا ہے؟ گاہے گاہے اپنی تجاویز سے نوازتے رہیئے۔ کون جانے کونسی تجویز پر فوری عمل ہمارے لئے اور ہمارے قارئین کے لئے مفید ثابت ہو۔

وقفِ جدید میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتوں کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"یہ تحریک اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہوگی .... میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں۔ اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی۔"

ریت دنیا کی بے وفائی ہے
آج اپنی ہے کل پرائی ہے

ہم نے تو اس سے لَو لگائی ہے
جس کے قبضہ میں سب خدائی ہے

ہم نے دنیا سے کی نہیں فریاد
بس ترے نام کی دُہائی ہے

ہم سے مایوس ہو چکے ہیں بُت
ہم کو توحید راس آئی ہے

عشق نورانیوں سے ہے ہم کو
اور یہ شرف انتہائی ہے

وہ جسے چاہے دے مسیحائی
لوگ کہتے رہیں عطائی ہے

جس کی خاطر بگاڑی دنیا سے
اس نے بگڑی مری بنائی ہے

کیا اندھیرے ہیں کیسے طوفاں ہیں
دین و دنیا کی سب بھلائی ہے

راجہ نذیر احمد ظفر

دِل سے نفرت نکال رکھتے ہیں
دوستی بے مثال رکھتے ہیں
کتنے اچھے ہیں لوگ جو ہر دم
دوسروں کا خیال رکھتے ہیں

ڈاکٹر حنیف احمد قمر

عطیہ خون
خدمت بھی ہے عبادت بھی
(ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا:۔ مکرم سلیم الدین صاحب صدر محلہ دار الیمن غربی ربوہ کی والدہ محترمہ بیرپائیک شا بنگلہ دیش میں سخت بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد ایوب خاں صاحب کی والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری جہان خاں صاحب بھٹی سکنہ کلسیاں بھٹیاں ضلع شیخوپورہ گر جانے کی وجہ سے پسلی میں بہت درد ہے۔

○ ـــ مکرم پروفیسر مرزا عبداللطیف صاحب سرائے عالمگیر گذشتہ ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہیں اور بیماری کی بناء پر بہت کمزور ہو چکے ہیں۔

○ مکرم محمد یوسف صاحب کی اہلیہ منظور فاطمہ صاحبہ کا فیصل آباد میں اپریشن ہو رہا ہے۔

مکرم محمد صدیق صاحب محلہ دار الشکر ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے ندیم احمد کی دونوں آنکھوں کا آپریشن مکرم ڈاکٹر جنرل نسیم احمد صاحب نے سی ایم ایچ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں کیا ہے۔ نئی آنکھیں ڈالی گئی ہیں۔ آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

کامیابی و درخواست دعا

گوجرانوالہ شہر کے مندرجہ ذیل طلباء و طالبات نے امسال میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ درخواست دعا کرتے ہیں۔

★ مکرم نعمان ناصر صاحب ابن ناصر احمد صاحب
★ عزیزہ فریحہ سولنگی صاحبہ بنت داؤد احمد سولنگی صاحب۔
★ عزیزہ دردانہ سعید صاحبہ
★ عزیزہ مبشرہ سعید صاحبہ

تحریک جدید اور لجنات

۲۸ اگست تا ۴ ستمبر ۱۹۹۲ء ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ لجنات، مرد حضرات سے مکمل تعاون کریں اور اور سو فیصد ادائیگی کی کوشش کریں، خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔
(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ پاکستان)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۱۷ میں مقصودہ بیگم زوجہ نعمت علی صاحب قوم جٹ کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال، بیعت پیدائشی احمدی ساکن قذافی کالونی ملتان شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی کانٹے بالیاں وزنی ۱½ تولہ مالیتی ۴۵۰۰/- روپے (۲) پلاٹ سکنی برقبہ ۷ مرلہ نمبر ۵۱۳ گلی نمبر۱ قذافی کالونی ملتان شہر جس پر مکان خاوند محترم کا ہے مالیتی تقریباً ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ مقصودہ بیگم ۵۱۳ قذافی کالونی گلی نمبر۱ ملتان شہر۔ گواہ شد نمبر۱۔ افتخار اختر پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ اعجاز احمد انجم پسر موصیہ

مسل نمبر ۲۸۵۱۸ میں مرزا محمد افضل ولد مرزا محمد اکرم صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی نمبر۵۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۶۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا محمد افضل ساکن F-۵۳ جہانگیر روڈ ایسٹ کراچی نمبر۵۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ ناصر احمد شاہد F ۱۳/۲ مارٹن کوارٹرز کراچی نمبر۵۔

مسل نمبر ۲۸۵۱۹ میں شفیق احمد صاحب شاہد ولد شریف احمد صدیقی قوم صدیقی پیشہ کاروبار عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیکٹر 11B ۳-B نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ۱۲۰ مربع گز نمبر R-۱۲۰ گلزار ہجری سکیم نمبر ۳۳ سیکٹر A-۳ کوٹہ ٹاؤن مالیتی ۲۰۰۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شفیق احمد شاہد ۳-بی سیکٹر بی-۱۱ نارتھ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک عبدالباسط خادم وصیت نمبر ۲۶۶۳۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ وسیم احمد طارق وصیت نمبر ۲۵۹۱۲۔

مسل نمبر ۲۸۵۲۰ میں ڈاکٹر شوکت علی ولد محمد صدیق صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال ۴ ماہ ۲۱ دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۶R/۹۲ ضلع بہاولنگر حال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۲-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۳۲۵/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ڈاکٹر شوکت علی B-۲۵۱ بلاک ۴ میٹروول نمبر۱ SITE کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد ظفر اللہ وصیت نمبر ۲۴۰۳۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ منور احمد وینس وصیت نمبر ۲۵۲۸۲۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"اب تم کو چاہیئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تا کہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے۔ اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۷۔ اگست کل رات ٹھنڈی خوشگوار ہوا چلتی رہی۔ آج صبح سے مطلع ابر آلود ہے۔ نم آلود ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔

سینٹ میں اس وقت حکومت کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جب پی ڈی اے کے مسٹر اقبال حیدر کی ٹیلیفون کالوں پر ۶۰ فیصد ایکسائز ڈیوٹی واپس لینے کی قرارداد کثرت رائے سے پاس ہو گئی۔ قرارداد کی مخالفت میں صرف وزیر خزانہ کا ووٹ آیا۔ حکومتی بنچوں کے اراکین نے بھی اپوزیشن کا ساتھ دیا۔

جمعیت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن نے الزام لگایا ہے کہ حکومت سندھ میں فوجی آپریشن روک کر ایم کیو ایم سے مذاکرات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی حکومت ناگزیر ہو چکی ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں عدلیہ منصفانہ انتخابات کرانے میں ناکام ہو چکی ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ریفرنسوں کے جلد فیصلے کی راہ میں وکلاء اور صدر رکاوٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پی اے ایف کے طیارے کے غلط استعمال کے سلسلے میں میرے خلاف ۹ لاکھ روپے غلط استعمال کرنے کا الزام ہے۔ اور اس ریفرنس پر حکومت اب تک ۷۰ لاکھ روپے خرچ کر چکی ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے اجتماعی استعفوں کو مؤخر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے اپنی سنٹرل کمیٹی کے اراکین سے کہا کہ اقتدار کی منزل دور نہیں ہم مستعفی ہوئے تو کل کی اپوزیشن بھی سلوک ہمارے ساتھ کرے گی۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے الزام لگایا ہے کہ حکومت شریعت بل کی آڑ میں بنک کاری کو تحفظ دینا چاہتی ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مسلح افواج کے موجودہ سربراہ ملکی سیاست سے لاتعلق ہیں اس لئے فوج سے ہمارے تعلقات خوشگوار ہیں انہوں نے کہا کہ یوم آزادی پر لاہور میں پیپلز پارٹی کے جلسے جلوسوں کے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ انہوں نے گرمی اور حبس کے باوجود جلسے میں آنے پر پنجاب کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

وزیر صحت نے بیان دیا ہے کہ پاکستان میں ایڈز کے صرف ۲۰ مریض ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے مسٹر آصف زرداری کے ہمراہ قومی اسمبلی کے سپیکر سے ان کے گھر پر ملاقات کی اور رواں سیشن میں آصف زرداری کی شرکت کے لئے گوہر ایوب خان کی کوششوں کو سراہا اور ان کا شکریہ ادا کیا۔

فلور ملیں آٹے کی قیمت میں دس فیصد کمی کرنے پر رضامند ہو گئی ہیں۔

نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن نے کھاد کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔

راولپنڈی اسلام آباد میں بارش سے پی آئی اے کی پروازیں متاثر ہوئیں سیدو شریف راولاکوٹ کوہاٹ اور پشاور کی پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ بارش سے گرمی کا زور ٹوٹ گیا۔

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ وہ آٹھویں ترمیم ختم کرنے کے لئے تیرھویں آئینی ترمیم پر گفتگو کے لئے تیار ہیں۔ صدر کے موجودہ اختیارات عمومی پارلیمانی نظام سے زیادہ ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں تازہ جھڑپوں کے نتیجے میں ۳۴ بے گناہ شہید ہو گئے۔ جبکہ حریت پسندوں نے ۱۵ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے اطلاع دی ہے کہ صدر بش نے انتخابات جیتنے کے لئے عراق پر حملے کا منصوبہ بنا لیا ہے۔ اس کے تحت بغداد میں واقع فوجی صنعت سمیت ۹ ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جائے گا۔ امریکی انتظامیہ نے اس ضمن میں برطانیہ، فرانس اور خلیجی ملکوں سے مشورہ شروع کر دیا ہے۔

سرب فوجیوں اور کروشیائی دستوں کے درمیان جھڑپوں سے ۴۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ جھڑپوں کے باعث امدادی کارروائیوں میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ کشمیر میں عوام پر ظلم ہو رہا ہے اس کو دور کرنے کے لئے کشمیریوں کو اعتماد میں لیا جائے۔

بنگلہ دیش میں سابق صدر شیخ مجیب الرحمٰن کی برسی کے موقع پر عام ہڑتال ہوئی اور بموں کے دھماکے ہوئے عوامی لیگ کے سینکڑوں رضاکار دیتے ڈھاکہ کی سڑکوں پر مارچ کیا پولیس کے ساتھ تصادم میں ۵۰ افراد زخمی ہو گئے۔

سندھ ہائی کورٹ نے دوبئی کے حکمرانوں کے لئے شکار کی اجازت کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے اور اجازت نامے کو تحفظ جنگلی حیات ایکٹ کے خلاف قرار دے دیا ہے۔

صدر مملکت نے کہا ہے کہ امریکہ سے دوستانہ تعلقات مضبوط بنانے کے لئے ہر ممکن اقدام کیا جائے گا۔ ماضی میں بھی امریکہ ہمارا دوست رہا ہے اور مستقبل میں بھی ہم اس کے ساتھ دوستی کے خواہشمند ہیں۔

گذشتہ روز قومی اسمبلی کے اجلاس میں کورم تین بار ٹوٹا ہر بار وزراء بھاگم بھاگ کورم پورا کرنے کے لئے پہنچتے رہے۔

اقوام متحدہ نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان میں امراء غرباء اور دیہاتوں و شہروں کے درمیان تقسیم غیر متوازن ہے۔ دیہات میں رہنے والوں کا معیار زندگی شہروں سے کم رہ گیا ہے۔

سینٹ میں بحث کے دوران سینیٹرز نے حکومت پر الزام لگایا کہ حکومت عورتوں سے دشمنی کر رہی ہے ان کی مخصوص نشستیں بحال کی جائیں۔ وفاقی وزیر نے بتایا کہ کابینہ نے خواتین کی نشستوں کے بل کی منظوری دے دی ہے مناسب وقت پر اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

افغانستان کی حکومت نے حکمت یار کو غدار قرار دے دیا ہے۔ وزیر اعظم استاد فرید کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ صدر ربانی نے اعلان کیا ہے کہ حزب اسلامی سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے ہمسایہ ملکوں سے اپیل کی ہے کہ حزب اسلامی سے اپنا تعلق ختم کر لیں۔ ادھر حزب اسلامی کے ترجمان نے استاد فرید کی برطرفی کو معاہدہ پشاور کی کھلی خلاف ورزی قرار دے دیا ہے۔

مسٹر آصف زرداری کو محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ گھر میں قیام سے روک دیا گیا۔ وہ پولیس کے پہرے میں کیپیٹل لاج میں قیام کریں گے مسٹر زرداری نے اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ہم مارشل لاء کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

بھارتی فوجی افسر اسرائیل سے خصوصی تربیت حاصل کر کے مقبوضہ کشمیر پہنچ گئے ہیں۔ بھارتی حکومت کشمیر کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے اسرائیل کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔

سلور لنک کمپوزنگ کی نئی پیش کش
سلور لنک پریس
ہر قسم کی اردو و انگلش کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ کتب۔ رسالہ جات۔ میگزین۔ کی اعلیٰ پرنٹنگ کے لئے امپورٹیڈ مشینری کا اجراء۔
سلور لنک پریس ۲۱۔ دل محمد روڈ۔ لاہور
ہیڈ آفس: احسان منزل ۲ رائل پارک۔ لاہور
پروپرائٹر: وسیم احمد انور شیخ — فون: ۳۶۹۸۸۷

ضرورت ہے
۱۔ سیلز مین تعلیم کم از کم میٹرک۔ عمر ۲۰ تا ۳۵ سال
۲۔ ربڑ پارٹس کا کام سیکھنے والے لڑکے رہائش کا انتظام بھی ہوگا۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
پتہ برائے رابطہ
میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۲۲۳۳۷۲ ۲۲۳۳۷۳